مولانا محمد مغیرہ (خطیب مسجد احرار (ربوہ) چناب نگر)

رمضان المبارک مسلمانوں کے لئے اخروی کمائی کا مہینہ

انسان کی چند روزہ زندگی ہے اسکو یقیناً آج یا کل ایک ایسے سفر پر روانہ ہونا ہے جس کا زادراہ انسان کا ایمان اور عمل صالح ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور چیز وہاں کام نہ دے گی۔ اس چند روزہ زندگی میں اگر کوئی انسان لاکھوں روپوں کے بنے ہوئے بنگلوں میں قیام پذیر ہے جہاں سردی و گرمی کی شدت سے بچنے کی سہولت موجود ہے۔ کھانے پینے کیلئے ہر قسم کی دنیاوی نعمتیں اس کو میسر ہیں۔ دنیا میں کوئی خواہش ایسی نہیں جواسکی پوری نہ ہوتی ہو۔ دہشت اور رعب پوری دنیا پر طاری ہے مگر سانس کے نکل جانے کے بعد اپنی زندگی کی تمام نعمتوں سے محروم ہو گیا۔ اب ایسے ایک سفر کیلئے اسکو روانہ ہونا ہے جس کے لئے زاد راہ دنیا کی کوئی چیز نہیں بن سکتی۔ اس سفر میں صرف اور صرف ایمان اور عمل صالح ہی فائدہ مند ہو گا۔

اگر ایمان اور عمل صالح نہیں ہے تو دنیا کی تمام نعمتوں سے مالامال انسان اس وقت ایسی پوزیشن میں ہو گا کہ اللاماں والحفیظ۔

ہاں:- جو انسان زندگی میں دنیاوی اعتبار سے جس پوزیشن میں رہا مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ اسکو ایمان اور عمل صالح نصیب رہا تو آنے والے سفر میں کامیاب و کامران ہو گا اور نیا سفر (نامعلوم کتنا لمبا اور کتنا کٹھن اور مشکل ترین) موت سے شروع ہو کر قیامت کی صبح تک جاری رہے گا اس سفر میں کام آنے والے اعمال صالحہ میں سے ایک عمل رمضان المبارک کے دن کا روزہ ہے۔ جو شریعت میں صبح صادق کے طلوع ہونے سے غرب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام ہے اور یہ عمل ہر عاقل مرد اور عرت پر فرض ہے۔

تمام اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے بجا لائے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کا بدلہ جنت عطاء فرمائیں گے۔ اور روزہ بھی ایک بہت بڑا عمل ہے جسکو اسلام کا ایک اہم رکن قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی ان شاء اللہ انسان کیلئے مغفرت کا سبب بنے گا۔

جس وقت پوری مخلوقِ خدا نفس و نفسی کے عالم میں ہو گی کوئی پرسان حال نہیں ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ انسان کے لئے اللہ کے حضور سفاش کریگا کہ یارب میں نے اسکو کھانے پینے اور دوسری خواہشات سے منع کیا تھا۔ میری اس کے متعلق سفارش قبول فرمالیجئے۔ چنانچہ اسکی سفارش قبول کی جائے گی (اور اس کو معاف کر دیا جائیگا) اور ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب کا یقین کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اللہ تعالیٰ اسکے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیگا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ایک کا نام "ریّانُ" ہے اور اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

ایک سچے مومن کیلئے حضور صلی للہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی بھی کافی ہے جبکہ برکت کیلئے تین ارشادات اوپر ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

اس کے بعد بد قسمت ہے وہ انسان کہ چند دن (جو آسانی سے گنے جاسکتے ہیں۔) کے روزے نہ رکھے۔ بہت سے طاقت ور جسم کے مالک کسی شرعی عذر کے بغیر محض نفس کے دھوکہ میں آکر اتنی بڑی نعمت سے اپنے آپکو محروم رکھتے ہیں اور یہ بھی نہیں خیال کرتے کہ شاید یہ میری زندگی کا آخری رمضان شریف ہو۔ اب تو دیہات میں بھی زندگی کی کافی سہولتیں حاصل کر چکے ہیں ماضی قریب تک دیہات میں کسی قسم کی سہولتیں میسر نہیں ہوا کرتی تھیں کئی جاٹ جون۔ جولائی کے مہینوں میں خوشی روزہ رکھتے، ہل چلاتے، کھیتی باڑی کرتے اور رات کو ہمارے ساتھ تراویح بھی ادا کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ محض اس لئے چھوڑ دینا کہ میں نے کام کرنا ہے محض نفس کا دھوکا ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اب تو سردی کا موسم ہے سارا سارا دن پیاس کا احساس ہی نہیں ہوتا مگر پھر بھی بغیر کسی عذر کے لوگ اپنے آپکو اتنی بڑی نعمت سے محروم کرنے پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔ سردی کا روزہ تو مفت کا ثواب ہے۔ اگر گرمی بھی ہو تو آخرت کی گرمی کے مقابلہ میں اس کی کیا حیثیت ہے۔

جو لوگ لاعلمی یا غفلت کے باعث شرعی عذر کے بغیر روزہ نہیں رکھتے وہ بقائم ہوش و حواس فکر کریں کہ وہ اپنا کتنا بڑا اخروی نقصان کر رہے ہیں۔ امت پر سب سے زیادہ شفیق پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "شرعاً جسے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہ ہو اور عاجز کر دینے والا مرض بھی لاحق نہ ہو ایسے شخص نے اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزہ رکھنے سے رمضان کے ایک روزہ کے ثواب کی تلافی نہ ہو گی"

روزہ دار کی شان یہ ہے کہ اس کے وجود کے کسی حصہ سے کسی وقت بھولے سے بھی گناہ سرزد نہ ہو۔ روزہ دار کی زبان، آنکھ، کان بلکہ پورا وجود روزہ کا احساس کرے۔ بعض لوگ روزہ کا بہانہ بنا کر کام کرنے سے کتراتے ہیں اور اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنا وقت گزارنے کیلئے ایسی محفلیں اختیار کرتے ہیں جو گناہ کی محفلیں ہیں۔ مثلاً تاش کھیلتے ہیں، فحش گپیں ہانکتے ہیں، موسیقی سنتے ہیں کہ اس سے کب روزہ ٹوٹتا ہے انکو معلوم کر لینا چاہیے کہ یہ افعال دینی تعلیمات کے مطابق گناہ ہیں اور روزہ میں ان شیطانی افعال کا کرنا بہت بڑا گناہ ہے جن سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے ورنہ روزہ کے فوائد سے محروم رہیں گے۔

سحری:۔ روزہ کا وقت شروع ہونے سے پہلے کچھ کھانے پینے کو دین میں سحری کہتے ہیں اور حضور علیہ اسلام نے سحری کھانے کا حکم فرمایا ہے اور مسلمانوں کے روزہ اور اہل کتاب (یہود نصاریٰ) کے روزہ کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری بتایا ہے کہ وہ سحری نہیں کھاتے۔ اس وقت کھانا کھانے کی ترغیب دیتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اس لئے کوئی روزہ دار اس عمل سے محروم نہ رہے۔

افطار:- روزہ کے وقت ختم ہونے پر کچھ کھانے پینے کو افطار کہتے ہیں۔ اس وقت کھجور سے افطار کرنے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اور کھجور میسر نہ ہوسکے تو پانی سے افطار کرنا پسند کیا گیا ہے اس میں تاخیر مناسب نہیں۔

افطار پارٹیاں:- اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسرے کا روزہ افطار کرانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کو روزہ کا پورا پورا ثواب ملے گا اور اس سے روزہ دار کے ثواب میں بھی کمی واقع نہیں ہوگی۔

لیکن ہمارے ملک کی افطار پارٹیاں محل نظر ہیں خصوصاً سیاسی افطار پارٹیاں کہ اس میں اکثریت ایسے افراد کی ہوتی ہے جو روزہ دار نہیں ہوتے نیز افطار پارٹی منعقد کرنے والا اس بات کا خیال رکھے کہ یہ دعوت کس نظریہ پر مبنی ہے کیا اس میں ثواب اور اجر آخرت کا خیال بھی شامل ہے یا نہیں یا صرف اخبار میں نمایاں خبر چھپوانے کا جذبۂ خبیثہ شامل ہے۔

تراویح:- دن روزہ سے گزرا ہے تو رات کو مزید قیمتی بنانے کیلئے مسلمان کے لئے تراویح کا عمل جاری کیا گیا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

جو باجماعت دو رکعت ایک سلام کے ساتھ بیس رکعت پڑھنا افضل ہے۔ البتہ اکیلے بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہ عمل اہل اسلام میں ابتداء سے چلا آرہا ہے اس میں کمی یا انکار کی مسلمانوں میں قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

جس میں پورے مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ قرآن مجید پڑھنے یا سننے کا عمل ضرور کر لینا چاہیئے۔ حافظ قرآن تلفظ کے اعتبار سے اچھا پڑھنے والا ہونا ضروری ہے۔ خوب شوق سے پڑھنے یا سننے سے زیادہ فائدہ ہوگا

شب قدر:- ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ رات کو عبادت کرتا اور صبح ہوتے ہی جہاد کیلئے نکل کھڑا ہوتا اور ایک ہزار مہینے اس نے اسی تسلسل کے ساتھ عبادت میں گزار دیئے۔

یہ واقعہ سن کر اصحاب رسول علیہم الرضوان پریشان ہوگئے کہ ہم سے اتنی عبادت کیسے ہوسکتی کہ اس امت کی عمریں اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کی طرح بہت تھوڑی ہیں۔ جس پر اس امت کو لیلۃ القدر کی نعمت سے نوازا گیا کہ اس ایک رات میں اگر کوئی عبادت کرلے تو ہزارر مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ یہ لیلۃ القدر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کی جاسکتی ہے۔

اب ہماری خوش قسمتی ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم کچھ ہمت کرلیں تو اتنی بڑی نعمت سے نوازے جائیں۔ مگر ہائے افسوس کہ امت آرام پرستی میں اتنی آگے نکل چکی ہے کہ دین کے نام پر ایک لمحہ کی مشقت برداشت کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔

اعتکاف:- لغت میں اعتکاف کے معنیٰ ٹھہرنے کے ہیں اور شرع میں بیسویں رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے ایسی مسجد میں جہاں اذان جماعت کا اہتمام ہو شوال کا چاند نظر آنے تک ٹھہرنے کا نام اعتکاف

ہے۔ جو قرآن و حدیث، عمل صحابہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال اعتکاف فرماتے تھے۔ اعتکاف کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک یہ کہ معتکف کو عموماً شب قدر نصیب ہو جاتی ہے۔

اس بات کا خیال رہے کہ اعتکاف بیٹھنے والا صرف اپنی نیند ہی پوری نہ کرتا رہے بلکہ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہوئے جتنا ہو سکے عبادت، ذکر اذکار، تلاوت قرآن، درود شریف اور نوافل پڑھنے میں صرف کرنا چاہیئے اس میں ضرورت کے مطابق باتیں کرنا منع نہیں ہے اور نہ ہی منہ چھپا کر رکھنا کوئی مسئلہ ہے البتہ فضول گوئی سے ہمیشہ پرہیز کریں۔

رمضان میں چار اہم کام :-

ایک دفعہ انتیس شعبان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا اور اس رمضان المبارک کے بارے ارشادات فرمائے۔ آخر میں آپ نے فرمایا اس مہینہ میں چار کاموں کی کثرت کرو۔ ان میں دو کام تو ایسے ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں گے۔ اور دو کام ایسے ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے۔

دو کام جن سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی یہ ہیں۔

(۱) لا الہ الااللہ کی کثرت۔ (۲) اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا۔ روایات میں آیا ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی کہ یا باری تعالیٰ مجھے کوئی اپنا خاص ذکر ارشاد فرمائیں جس پر اللہ تعالیٰ نے "لا الہ الااللہ" کے ذکر کی تلقین فرمائی جس پر موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ یا باری تعالیٰ یہ تو عام ذکر ہے جس کو ہر شخص کرتا ہے۔ مجھے کوئی خاص ذکر بتائیں۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ساتوں آسمانوں اور زمین بلکہ کل کائنات کے مقابلہ میں یہ کلمہ بھاری ہے۔

ویسے بھی یہ دین اسلام کے تمام اعمال صالحہ کی بنیاد ہے اس کے بھاری ہونے میں کیا شک ہے۔

جہاں تک استغفار کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسا عمل ہے جو ہمارے شفیق پیغمبر علیہ السلام خود کرتے تھے حالانکہ آپ معصوم تھے۔ جب کہ ہماری دینی حالت ہمارے سامنے ہے جگہ جگہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہم سے ہوتی چلی جا رہی ہے پھر ہمیں اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیے اور اس ماہ میں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہو جاتی ہے ہمیں بھی کثرت سے توبہ استغفار کرنا چاہیے کہ اس ماہ کی برکت سے ہمارے گناہ معاف ہو جائیں۔ کلمہ طیبہ کا ورد اور استغفار ایسی قیمتی چیزیں ہیں کہ شیطان کہتا ہے میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لا "الہ الااللہ" اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔ لہذا کوشش کر کے یہ دونوں کلمے اس ماہ میں خصوصیت سے پڑھیں۔ دو کام جن سے بندہ بے نیاز نہیں وہ ہے۔ دخول جنت کی درخواست اور دوزخ کی آگ سے پناہ اس لئے اپنی دعاؤں میں اللہ سے درخواست کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت

بقیہ ص ۲۶ پر